Regd. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷

الفضل

روزنامہ لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”
فی پرچہ ۱ر

یوم یکشنبہ (اتوار)

۲۰ محرم الحرام ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۰/۶ * ۱۲ اخاء ۱۳۳۱ھش / ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۲ء * نمبر ۲۳۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج ربوہ سے بذریعہ ڈاک حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

۹ اکتوبر ”آج حرارت کچھ زیادہ ہے“

۱۰ اکتوبر۔ ”بخار کی تکلیف بدستور ہے“

احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج ٹمپریچر ۹۹ تک رہا ہے۔ سانس کی تکلیف بھی زیادہ ہے۔ بلڈ پریشر میں کمی کے علاوہ نقاہت بھی بہت ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

الحاج خواجہ ناظم الدین اتفاق رائے سے پاکستان مسلم لیگ کے دوبارہ صدر منتخب ہو گئے

نائب صدر کے طور پر سندھ کے جناب یوسف ہارون اور جنرل سیکرٹری کے طور پر پنجاب کے چوہدری صلاح الدین کا انتخاب

ڈھاکہ ۱۱ اکتوبر۔ پاکستان مسلم لیگ کونسل کا اجلاس آج یہاں تیسرے پہر شروع ہوا۔ آج کے اجلاس میں کونسل نے الحاج خواجہ ناظم الدین کو اتفاق رائے سے پاکستان مسلم لیگ کا دوبارہ صدر منتخب کیا۔ علاوہ ازیں سندھ کے یوسف ہارون اور پنجاب اسمبلی کے رکن چوہدری صلاح الدین علی الترتیب نائب صدر اور جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ صدارت کے لئے الحاج خواجہ ناظم الدین کا نام پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے پیش کیا۔ اور صوبائی مسلم لیگوں کے صدر صاحبان خان عبد القیوم خان (سرحد) مسٹر نور الامین (مشرقی بنگال) اور مسٹر محمد ایوب کھوڑو (سندھ) نے تائید کی۔ اس تجویز کا پر زور تالیوں کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا۔ اور اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ صدارت کے متفقہ انتخاب کا اعلان ہوا۔

مولانا اکرم خان نے نائب صدارت کے عہدے کے لئے یوسف ہارون کا نام پیش کیا اور سردار عبد الرب نشتر نے تائید کی۔ چنانچہ متفقہ طور پر نائب صدر منتخب ہونے کے بعد جناب یوسف ہارون صدر کے برابر مقررہ نشست پر آ بیٹھے۔ جناب نور الامین کی تجویز اور ڈھاکہ کے خواجہ حبیب اللہ صاحب کی تائید کے ساتھ پنجاب اسمبلی کے رکن چوہدری صلاح الدین جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ خزانچی کے عہدے پر بہاولپور کے غلام میراں شاہ کا انتخاب عمل میں آیا آپ کا نام مشتاق احمد گورمانی نے پیش کیا۔ اور تائید غیاث الدین پٹھان نے کی۔ سرحد کے ایڈووکیٹ اکبر شاہ اور غیاث الدین پٹھان کو جائنٹ سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ تمام انتخابات اتفاق رائے سے عمل میں آئے۔

اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع کی گئی۔ جو جناب مولانا عبد اللہ الباقی نے کی۔ کارروائی شروع ہوتے ہی غلام علی میمن نے اعتراض کیا کہ یہ اجلاس غیر آئینی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اول اس اجلاس میں بلوچستان کے جو نمائندے شامل ہیں وہ منتخب شدہ نمائندے نہیں ہیں۔ دوسرے وفاقی دار الحکومت کا بھی کوئی نمائندہ اجلاس میں موجود نہیں ہے تیسرے مشرقی بنگال کے ۲۰۰ نمائندوں میں سے اکثر کی میعاد رکنیت ختم ہو چکی ہے۔ الحاج خواجہ ناظم الدین نے ان میں سے ایک ایک بات کا جواب دینے کے بعد اس اعتراض کو خلاف قاعدہ قرار دیا آپ نے فرمایا قواعد میں یہ کہیں مذکور نہیں ہے کہ کونسل کے اجلاس میں ہر حصے کے نمائندے ضرور ہی موجود ہوں۔ البتہ یہ صراحت کر دی گئی ہے کہ اگر صوبائی لیگ نمائندوں کا انتخاب نہ کر سکے۔ تو کونسل بعض کو بطور نمائندہ خود شریک کر سکتی ہے رہا وفاقی دار الحکومت کا معاملہ تو اسے ابھی صوبائی مسلم لیگ کا درجہ نہیں دیا گیا ہے اس لئے نمائندگی کا سوال پیدا نہیں ہوتا مشرقی بنگال کے نمائندوں کے بارے میں آپ نے کہا۔ آئین میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ اگر کوئی رکن ایک سال کا چندہ ادا نہ کرے تو وہ کونسل کا ممبر نہیں رہ سکتا۔ آج کا اجلاس ایک گھنٹے سے زیادہ عرصہ تک جاری رہا۔ اجلاس کل نو بجے صبح پھر ہو گا

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دنیا میں کروڑہا ایسے پاک فطرت گذرے ہیں۔ اور آگے بھی ہوں گے۔ لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوبتر اس مرد خدا کو پایا ہے۔ جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ۔ (چشمہ معرفت)

حسین فاطمی ایران کے نئے وزیر خارجہ مقرر کر دیئے گئے

تہران ۱۱ اکتوبر۔ ایران میں حسین فاطمی کو وزیر خارجہ مقرر کیا گیا ہے۔ انہوں نے حسین نواب کی جگہ لی ہے۔ جو چند روز پہلے مستعفی ہو گئے تھے۔ اس سے قبل حسین فاطمی نائب وزیر اعظم تھے۔ جہاں تک تیل کی صنعت کو قومی ملکیت میں لینے کی جدوجہد کا تعلق ہے۔ اس میں وہ ڈاکٹر مصدق کے دست راست رہے ہیں۔

رائے شماری کے ذریعہ مسئلہ کشمیر کا تصفیہ ہونے سے قوموں کے حق خود اختیاری کے لئے ایک نظیر قائم ہو جائے گی (ڈاکٹر گراہم)

نیویارک ۱۱ اکتوبر۔ سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم نے کہا ہے کہ رائے شماری کے ذریعہ مسئلہ کشمیر کا تصفیہ ہونے سے زمانے کی تاریخ کا رخ بدل جائیگا۔ اور قوموں کے حق خود اختیاری کے لئے ایک نظیر قائم ہو جائیگی کل انہوں نے سلامتی کونسل کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا اگر ایسا ہو گیا تو ممکن ہے سب قوموں کو حق خود اختیاری مل جائے اور تخفیف اسلحہ کا کام مکمل کرنے میں بھی مدد ملے انہوں نے مزید کہا جلد تصفیہ کا مطلب یہ ہو گا کہ ریاست کے مستقبل کے قطعی فیصلے کا حق مہاراجہ کو نہیں بلکہ عوام کو ہے اور یہ کہ فیصلہ فوجی طاقت سے نہیں بلکہ عوام کی مرضی سے ہو گا۔ انہوں نے سلامتی کونسل کو خبردار کیا کہ اگر اس قضیہ کا جلد کوئی فیصلہ نہ ہوا تو بہت ممکن ہے کہ بر صغیر ہند و پاکستان میں ظلم و تشدد اور فاقہ کشی کا دور دورہ ہو جائے۔ ڈاکٹر گراہم کی تقریر کے بعد اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق اجلاس آئندہ ہفتہ پھر ہو گا۔

نیویارک ۱۱ اکتوبر۔ بچوں کے بین الاقوامی ہنگامی فنڈ نے بچوں کی فلاح بہبود کے لئے پاکستان کو ۸۰ ہزار پونڈ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

برطانوی وزیر خارجہ سے سوڈانی نمائندوں کی ملاقات

لندن ۱۱ اکتوبر۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے آج سوڈان کے مستقبل کے متعلق وہاں کی سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں سے بات چیت شروع کی۔ سب سے پہلے ان سے سر عبد الرحمٰن المہدی کی قیادت میں اُمہ پارٹی کا وفد ملا۔ اس کے بعد وہاں کے قومی محاذ کی پارٹیوں کے بعض لیڈروں سے ملاقات کی۔ یہ سب پارٹیاں مصر کے ساتھ سوڈان کا الحاق چاہتی ہیں۔ لیکن طریق کار کے لحاظ سے ان میں بعض اختلافات ہیں

آج مسلمانوں کو سب سے زیادہ اتحاد کی ضرورت ہے

ڈھاکہ ۱۱ اکتوبر۔ الحاج خواجہ ناظم الدین نے آج پاکستان مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں مسلم لیگ کا دوبارہ صدر منتخب ہونے پر ایک مختصر سی تقریر میں کونسل کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یقین دلایا کہ میں اپنے فرائض پوری پوری تندہی غیر جانبداری اور وفاداری سے ادا کروں گا۔ آپ نے کہا ہر مسلم لیگی کو تعصب سے پاک ہونا چاہیئے اور ہر حال میں پارٹی کے نظم و ضبط کا پابند رہنا چاہیئے۔ آج مسلمانوں کو سب سے زیادہ ضرورت اتحاد کی ہے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

کیا آپ اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

"...... میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد (یعنی دس ہزار) کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت موجودہ کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے"

کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشاد پر عمل کرتے ہوئے آپ نے ریویو آف ریلیجنز کی خریداری قبول فرمائی؟ کیا آپ نے اس کی اشاعت کیلئے اپنی حسب توفیق کچھ عطیے بھجوائے۔ کیا آپ نے اپنے دوستوں میں اس کی اشاعت کی کوشش فرمائی؟ — رسالہ کی سالانہ قیمت پاکستان و ہندوستان کے لئے بستل روپے اور ممالک بیرون کیلئے ایک پونڈ ہے۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

شرائط ٹھیکہ تعمیر - ربوہ

ربوہ میں تعمیرات کے بارہ میں ٹھیکیداروں کے لئے نظارت امور عامہ مندرجہ ذیل شرائط مقرر کرنا چاہتی ہے جو احباب اس کے متعلق آراء دینا چاہیں۔ پندرہ دن کے اندر اپنی آراء نظارت امور عامہ میں بھجوا دیں۔ پندرہ دن کے بعد یہ شرائط آخری منظوری کے لئے پیش کر دی جائیں گی۔

۱ - تعمیری ٹھیکہ مجموعی نہ ہوگا۔ بلکہ ٹھیکیدار کمیشن کے رنگ میں منافع لے سکتا ہے بشرح کمیشن مندرجہ ذیل ہوگی۔

تخمینہ دو ہزار کی لاگت پر	دس فی صدی -
دو ہزار سے پانچ ہزار کی لاگت تک	سات فی صدی -
پانچ ہزار سے اوپر کی لاگت تک	پانچ فی صدی -

۲ - تخمینہ اخراجات میں Contingency لگانا ممنوع ہے۔ کیونکہ اندازہ خرچ ٹھیکیدار صاحب کا لگایا ہوا ہوگا۔ اسے چاہیئے کہ وہ پوری احتیاط سے اندازہ لگائے۔

۳ - تخمینہ سے اوپر خرچ مالک کی منظوری سے ہوگا اور اگر Specification منظور شدہ کے بعد مالک کوئی تبدیلی کرے تو تبدیلی پر جو زائد خرچ ہوگا۔ مالک مکان کو ادا کرنا ہوگا۔

۴ - ٹھیکیدار اور مالک مکان آپس میں مدت مقرر کریں۔ مقررہ میعاد کے اندر ختم نہ ہونے کی صورت میں جو طریق اختیار کرنا ہو اس کے متعلق معاہدہ میں شرائط طے کر لی جائیں۔

۵ - ٹھیکیدار اندازہ خرچ سو فیصدی تکمیل عمارت سے پہلے لے سکتا ہے۔ لیکن کمیشن کام ختم کرنے کے پندرہ دن تک ملے گی۔

۶ - عمارت کے سامان کی قیمت بڑھ جانے کی صورت میں مالک مکان پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ کیونکہ ٹھیکیدار اندازہ خرچ قبل از وقت لے چکا ہوگا۔

۷ - لیبر ریٹس کم و بیش ہونے کی صورت میں مالک مکان پر کوئی اثر نہ ہوگا۔

۸ - دوران تعمیر عمارت میں مالک مکان کو ہر وقت تعمیر اور حساب اخراجات پڑتال کرنے کا حق ہوگا۔

۹ - ہر ایک معاہدہ بابت تعمیر مکان کی نقل دفتر ناظر امور عامہ میں دے کر معاہدہ رجسٹر کروانا ہوگا۔

۱۰ - فریقین میں تنازعہ کی صورت میں نظارت امور عامہ کا فیصلہ فریقین کے لئے واجب التعمیل ہوگا۔

قائم مقام ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

نفع مند کام

جو دوست نفع مند کام میں تجارت پر روپیہ لگانا چاہتے ہوں وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں

(فرزند علی ناظر بیت المال)

علمی مقابلوں میں

شامل ہونے سے آپ کا ذہنی اور علمی معیار یقیناً بلند ہوگا۔ آپ آج ہی اپنا نام بھجوائیے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضلع گورداسپور کے متعلق ہندو قوم کی رائے

جماعت احمدیہ قادیان کو پاکستان میں شامل کرانا چاہتی تھی

آجکل احرار نے اور ان کی کورانہ تقلید میں بعض دوسرے پاکستانی مسلمانوں نے شور مچا رکھا ہے کہ ملکی تقسیم کے وقت جماعت احمدیہ کی یہ کوشش تھی کہ ضلع گورداسپور اور قادیان ہندوستان میں شامل کئے جائیں اور یہ کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے ہندوؤں کے ساتھ سازش کر کے گورداسپور کا ضلع ہندوستان کو دلا دیا۔ اس مفتریانہ الزام کا حقیقی جواب تو **لعنت اللّٰہ علی الکاذبین** ہے کیونکہ اس قسم کے مفسدانہ افتراؤں کا اصل علاج صرف خدائے علیم و خبیر کے پاس ہے جس سے کوئی ظاہر و باطن بات پوشیدہ نہیں اور جو اس دنیا کی آخری عدالت ہے۔ **وعلیہ توکلنا والیہ انیب**

لیکن ذیل میں ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے جو حال ہی میں مشرقی پنجاب کے ایک غیر مسلم اخبار "ہند د جالندھر" میں شائع ہوا ہے۔ یہ ہندو اخبار اپنی اشاعت مؤرخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۵۲ء میں صفحہ ۱۶ پر زیر عنوان "کسی ہندو کو جرأت نہیں کہ ...... قادیان کے اردگرد احمدیوں کے اڈے" لکھتا ہے :-

"اب ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد کی سنئے۔ سر محمد ظفر اللہ خاں اور جماعت احمدیہ کے سرکاری ادھیکاری اس بات پر بضد تھے اور ہر ممکن کوشش کر رہے تھے کہ ضلع گورداسپور بھی پاکستان میں آئے۔ وہ تو قادیان کو پاکستان میں لانا چاہتے تھے نہیں تو اپنا سنٹر قادیان انکو چھوڑنا پڑتا۔ چنانچہ اعلان آزادی سے تین دن پہلے تو عارضی طور پر ضلع گورداسپور بھی پاکستان میں آچکا تھا۔ ان تین دنوں میں قادیان کو خوب سجایا گیا اور خوشیاں منائی گئیں۔"

ہندوستان کے ہندو اخبار کا ضلع گورداسپور کے متعلق یہ لکھنا کہ جماعت احمدیہ گورداسپور کے ضلع اور قادیان کو پاکستان میں شامل کرانا چاہتی تھی اور اس کے لئے اپنا پورا زور لگا رہی تھی۔ اور اس کے مقابل پاکستان کی احرار پارٹی کا یہ افترا کہ چوہدری ظفر اللہ خانصاحب نے خود سازش کر کے گورداسپور کا ضلع ہندوستان کو دلا دیا ایک ایسا معمہ ہے جسے صرف احرار کی منافقانہ کارروائی نکالا یہ وہ چالاک کرنے کے ذریعہ ہی حل کیا جا سکتا ہے۔ اور یا اس کا حل خدائے علیم و خبیر کے پاس ہے۔ جس کی ابدی لعنت سے کوئی مفتری آخر کار بچ نہیں سکتا۔ اور وہی ہمیشہ سے صادقوں کا حقیقی ملجأ و ماویٰ رہا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العظیم۔

(ب - الف)

خلافت لائبریری ربوہ کے کھلنے کے اوقات

خلافت لائبریری کے اوقات دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے مطابق ہونے کے باعث صدر انجمن کے کارکن لائبریری سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے۔ اس لئے کارکنان دفاتر صدر انجمن اور دیگر علم دوست احباب کی سہولت کیلئے لائبریری کے اوقات میں کچھ تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اس تبدیلی کے مطابق خلافت لائبریری ۱۱ اکتوبر سے ۴ بجے شام سے ۸ بجے شام تک کھلی رہا کرے گی۔ احباب فائدہ اٹھانے کی کوشش فرمائیں۔

(خاکسار محمد صدیق انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

درخواستہائے دعاء

— میرا لڑکا سلمان احمد گلے کی ایک خطرناک بیماری میں مبتلا ہے۔ نیز میری لڑکی سلمٰی عرصہ دراز سے بعارضہ Ostro Cardiodistrophy بیمار چلی آرہی ہے اور بہت لاغر ہوگئی ہے۔ صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ ہر دو کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے تحت شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین۔

(مسعود احمد رکن ادارہ الفضل)

— مکرم قاضی محمد صدیق صاحب کاتب الفضل کی اہلیہ محترمہ اور دیگر بچے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحتیابی۔ درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے مسلسل دعا فرمائیں۔ (محمد صدیق کاتب)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۲ اکتوبر ۵۲ء

مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری پر اتہام

چند روز ہوئے مولانا غلام رسول صاحب مہر نے ایک مکتوب برائے اشاعت ہمارے پاس بدست جناب عبدالرشید صاحب علوی ارسال فرمایا۔ ہم نے مکتوب پڑھا اس میں جناب مہر صاحب نے مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری کی تصنیف "سوانح احمدی" کے دو حوالوں کی جس میں حضرت سید احمد صاحب بریلوی رح اور حضرت شاہ اسمٰعیل صاحب دہلوی علیہم الرحمۃ اللہ کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ یہ دونوں حضرات انگریزوں کے خلاف جہاد کے حق میں نہ تھے تردید فرمائی تھی۔ ہم نے مکتوب رکھ لیا۔ اور جناب علوی صاحب سے عرض کیا کہ ان باتوں پر غور کرکے چند روز کے بعد جناب مہر صاحب کی تحریر شائع کر دی جائے گی۔

ہمیں خیال نہیں تھا کہ مہر صاحب اپنی تحریر کی اشاعت فوری چاہتے ہیں۔ پانچ دن کے بعد جناب علوی صاحب پھر تشریف لائے۔ اور ایک رقعہ جناب مہر صاحب کی طرف سے دیا۔ جس میں جناب مہر صاحب نے اپنی تحریر کے واپس کئے جانے کے متعلق فرمایا تھا۔ چنانچہ ہم نے تحریر واپس کر دی۔ اور اپنی ذاتی رائے سرسری طور پر لکھ دی۔ کہ

"مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جیسے عظیم انسان کی تحریر کے بعد خاکسار کسی ایسی تحقیقات کو جس کا انحصار محض قیاسات اور حسن ظنی پر ہو ترجیح نہیں دے سکتا۔"

۱۲ اکتوبر کے "آزاد" میں مولانا نے نہ صرف اپنی تحقیقات شائع فرمائی ہے۔ بلکہ الفضل اور مدیر الفضل پر بھی عتاب کا اظہار فرمایا ہے۔ افسوس ہے کہ ہم اس کو مولانا مہر کی شان کے شایاں نہیں سمجھتے۔ کیونکہ ایک محقق کو خاصکر جو ایک روزنامہ کا مدت تک ایڈیٹر بھی رہ چکا ہو حوصلہ مندی سے کام لینا چاہیئے۔ اور خواہ مخواہ دوسروں کی نیتوں پر حملہ کرنے سے گریز کرنا چاہیئے۔

ہم نے دیانتداری سے اپنی رائے ظاہر کی تھی۔ جس طرح مولانا کو اپنی تحقیقات پر اعتماد کا حق ہے انہیں چاہیئے تھا۔ کہ وہ دوسروں کی آراء کو بھی تحمل سے سنتے۔ اور قلم کو ایسی باتیں لکھنے سے روک لیتے جس کا اصل مبحث سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ جب ہم ایک تحقیقات کو جس طرح کہ وہ ہمارے سامنے پیش کی گئی ہے۔ بنیادی طور پر محمد جعفر صاحب تھانیسری جیسے انسان کی شہادت کو جھٹلانے کے لیے سراسر غلط اور ناکافی سمجھتے ہیں۔ تو آخر وہ احقاق حق کا کونسا اصول ہے۔ جس کی وجہ سے ہم اسے شائع کرنے اور غلط فہمی کا ذریعہ بننے پر مجبور ہیں۔

وہ شخص جس کے متعلق خود مولانا لکھتے ہیں کہ

"انگریز نے ان پر مقدمہ چلایا اور پھانسی کی سزا دی۔ جائداد ضبط کر لی۔ یہ سزا صرف اس لئے حبس دوام میں تبدیل ہو کہ مولوی صاحب کے لئے پھانسی پر جان دے دینا آسان تھا اور انگریز چاہتے تھے کہ انہیں قید کی مصیبتوں میں مبتلا رکھ کر زیادہ آزار پہونچائیں۔"

کیا ایسے شخص کی شہادت ایسی ہے کہ مولانا کی قیاسی اور حسن ظنی پر مبنی تحقیقات کے مطابق ہم ان پر الزام لگائیں کہ

"بے شک یہ بیانات مولوی صاحب نے غلطی سے درج کئے۔ نہ محض یہ بلکہ انہوں نے سید شہید کے مکاتیب کی عبارتیں بدلیں"

جب مولانا کی کتاب "سیرت سید احمد شہید" جس کا اشتہار آپ کی اس تحریر سے ملحق جناب رشید احمد صاحب علوی کی طرف سے "آزاد" میں شائع ہوا ہے چھپ کر آئے گی۔ تو اس وقت ہم اندازہ کرینگے کہ مولوی محمد جعفر صاحب پر مولانا کے ان الزامات کی کیا حقیقت ہے۔ مگر ہمیں افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ آپ کی موجودہ زیر بحث تحریر ان الزامات کی تصدیق کے لئے نہ صرف سراسر ناکافی ہے۔ بلکہ ہماری دانست میں ایسی ہے کہ جو نہ صرف مولوی صاحب تھانیسری کے بے نظیر کیرکٹر پر بے بنیاد حملہ کے مترادف ہے۔ بلکہ اس عظیم الشان انسان کی عظمت پر بھی تاریک سایہ ڈالتی ہے۔ جن کی بحیثیت خود عظمت ثابت کرنے کے لئے مولانا نے اتنی تحقیق و کاوش کی زحمت اٹھائی ہے۔ مولانا فرماتے ہیں:۔

(۵) "سید صاحب کا جہاد سب سے بڑھ کر انگریزوں کے خلاف تھا۔ یہ اتفاق کی بات ہے کہ مختلف مصلحتوں کی بناء پر جن کی تفصیل کا یہ موقعہ نہیں، سرحد کو مرکز جہاد بنایا گیا اس وجہ سے سکھ پہلے سامنے آ گئے۔"

(۶) "سید صاحب جہاد کے لئے نکلے، تو اہل وعیال کے علاوہ ان اقرباء کو بھی ساتھ لے کر گئے تھے جو سید صاحب کے ہم عقیدہ تھے۔ انہوں نے ہندوستان سے ہجرت کی تھی۔" (آزاد ۱۲ اکتوبر ۵۲ء)

اس سے سید شہید علیہ الرحمۃ پر کم از کم دو اعتراض وارد ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے بغیر تدبر کے یا بغیر کسی پلین کے جہاد شروع کر دیا تھا۔ چونکہ بعض مصالح کی بناء پر آپ سرحدی علاقہ میں جا پہونچے تھے۔ اس لئے سکھوں سے مٹھ بھیڑ ہو گئی۔ حالانکہ واقعات اس کی صریح تردید کرتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ آپ نعوذ باللہ اتنے خود غرض تھے کہ خود تو ہجرت کی اور اپنے ہم عقیدہ اقرباء کو بھی ساتھ لے گئے۔ مگر دوسرے لاکھوں ہم عقیدہ مسلمانوں کو انگریزوں کے رحم پر چھوڑ گئے۔

پھر مولانا دیکھیں گے کہ سید صاحب کے مجاہدہ کے دوران میں بھی مجاہدین بلا روک ٹوک انگریزی علاقے میں آتے جاتے تھے۔ اگر آپ نے انگریزی علاقہ سے اس لئے ہجرت کی تھی۔ کہ وہ انگریزوں کے خلاف جنگ کرنا چاہتے تھے۔ تو انگریزی علاقہ سے ان کے ایسے گہرے تعلقات کس طرح قائم رہ سکتے تھے۔ اور اگر ان کے دل میں کچھ اور تھا۔ تو کیا یہ سید صاحب کی نیت پر حملہ نہیں؟

اصل بات یہ ہے کہ انگریزوں کے ساتھ مجاہدین کی جنگ محض حالات کی وجہ سے سید صاحب کی وفات سے بہت بعد شروع ہوئی نہ یہ بات سید صاحب کے پروگرام میں تھی۔ اور نہ آپکی وفات کے بعد ایک مدت تک مجاہدین کے پروگرام میں تھی ملاحظہ ہو۔

حکومت نے مولانا ولایت علی کو اطلاع دی کہ اب گلاب سنگھ پر حملہ کرنا خود انگریزی حکومت سے لڑائی مول لینا ہوگا۔ حکومت کی پالیسی یہ تھی کہ جب تک ان پر براہ راست زد نہ پڑے، مجاہدین سے ٹکر نہ لی جائے۔ اور انہیں سکھوں سے لڑنے دیا جائے۔ مجاہدین اور سکھوں میں سے جس کی بھی شکست ہو سرکار انگریزی کا بہرحال فائدہ تھا۔

اسی لئے شروع شروع میں مجاہدین سے روک ٹوک نہیں کی گئی۔ لیکن جب پنجاب کا بڑا حصہ انگریزوں کے قبضے میں آ گیا تو مجاہدین حکومت کی نگاہوں میں کھٹکنے لگے۔ مجاہدین بھی خواہ مخواہ حکومت سے نبرد آزما ہونا خلاف مصلحت خیال کرتے تھے۔ کوئی فریق ایک دوسرے سے مطمئن نہیں تھا کہ گلاب سنگھ کے سلسلے میں حکومت نے دھمکی دی۔" (ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک مصنفہ مسعود عالم ندوی ص۶۳)

ہم یہ نہیں کہتے کہ سید شہید رح نے انگریزوں کے خلاف کبھی اظہار خیال نہیں کیا۔ کیا ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ جس وقت آپ جہاد کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ کے پیش نظر سکھ نہیں تھے۔ اور آپ نے جو انگریزی علاقہ سے اپنے مجاہدہ کے دوران میں تعلقات رکھے۔ وہ محض "تقیہ" کے طور پر تھے۔ آپ سخت پابند شریعت بزرگ تھے۔ اور جہاد کی شرائط کو خوب سمجھتے تھے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اگر آپ کے اجتہاد کے مطابق اس خاص وقت میں انگریز سے جہاد کرنا ٹھیک نہیں تھا۔ تو کس طرح یہ ان کے مجاہدہ کی شان کو کم کرتا ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ ذہنیت میں تلوار کچھ ایسی رچ گئی ہے۔ کہ اس کے بغیر کچھ سوچ ہی نہیں سکتے۔ آخر سر سید مرحوم نے بھی تو انگریز کے خلاف تلوار نہیں اٹھائی تھی کیا انہوں نے مسلمانوں کے لئے کچھ نہیں کیا؟

مودودیوں کا طریق کار

ذیل میں ہم ایک احمدی کا خط درج کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا کہ مودودیئے کس طرح لوگوں کو دھوکا دے کر مطالباتی کارڈوں پر دستخط کروا رہے ہیں خط یہ ہے۔

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اسلامی جماعت کے دو کارکن دوکان پر تشریف لائے اور فرمایا کہ اسلامی دستور کے لئے مطالبہ ہے۔ اس خانہ میں دستخط کر دیں۔ چنانچہ دستخط لے کر چلے گئے۔ بعد میں مجھے پتہ چلا کہ اسلامی دستور سے مراد مودودیوں کی خود ساختہ شریعت ہے اور احمدیوں کو اقلیت قرار دلانا ہے۔ خاکسار کو بڑی تشویش ہوئی۔ اور توبہ و استغفار کیا۔ اور ان ورکرز کو لکھ کر کہا کہ میرے دستخط کاٹ دیں۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ وہ وزیر اعظم صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس پہونچ چکے ہیں۔ نیز آپ کے دستخط آٹھ نکات پر ہیں۔ احقر کا خیال تھا کہ جناب وزیر اعظم صاحب پاکستان اور جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو تار دے دیئے جائیں مگر ابھی تک کچھ نہیں کیا۔

خاکسار:۔ شیخ عبدالرحیم احمدی رتوی کلاتھ ہاؤس گوجرانوالہ

یاد رہے مودودیئے چاہتے ہیں کہ پاکستان کا قانون ان کی مظنونہ شریعت کے مطابق بنایا جائے۔ نہ کہ قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کے مطابق۔ اول تو وہ ایک فرقہ کی فقہ کے مطابق قانون بنانا چاہتے ہیں

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

شذرات

مودودیوں کا مسلمانوں کے خلاف جہاد

ایک مودودی دوست فرماتے ہیں :۔

"ہم انگریز کے غلام تھے مگر ہمارے اندر یہ شعور پیدا ہو چکا تھا۔ کہ ہم اس وقت تک صحیح طور پر مسلمان نہیں ہو سکتے۔ جب تک ہم پوری طرح آزاد نہ ہو جائیں۔ اس لئے پوری مسلمان قوم نے قیام پاکستان کی جدوجہد شروع کی تھی"

(تسنیم ۲۱ ستمبر ۱۹۵۲ء)

آپ نے صحیح فرمایا کہ پوری مسلمان قوم نے پاکستان کی جدوجہد شروع کر رکھی تھی۔ مگر آپ یہ بتانے سے کیوں گریز فرماتے ہیں کہ مسلمان جہاد پاکستان کر رہے تھے۔ اور آپ پوری مسلمان قوم کے خلاف علم جہاد بلند کئے ہوئے چلا رہے تھے :۔

"یہ بیچارے اس نادانی کا ارتکاب کر رہے ہیں جس کا ارتکاب ترکی کے بہت سے نیک نیت مسلمانوں نے کیا تھا انہوں نے بھی اس طرح مصطفٰے کمال اور اس کی قوم پرست پارٹی کو زمام کار سونپی تھی۔ اور یونہی وہ بھی اپنا دل یہ سوچ سوچ کر بہلایا کرتے تھے کہ اللہ اپنے دین کی مدد اس رجل فاجر کے ذریعہ سے کر رہا ہے۔ جب یہ وقت گزر جائیگا تو ہمارا کارواں جادۂ اسلام کی طرف پھر مڑ جائے گا۔

مگر جو کارواں اپنے آپ کو بے دینی قیادت کے قابو میں خود دے چکا تھا۔ اسے پھر اسلام کی راہ میں جادہ پیمائی کی توفیق نہ ہوئی"

(تفسیر القرآن فروری ۱۹۴۶ء)

اے احرار و اسلامی جماعت کے خیر خواہو بتاؤ یہ رجل فاجر کے الفاظ کس کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ اس کے بعد تمہارا ان لوگوں سے کام کرنا تمہاری وفاداری کی قلعی کھول دیتا ہے۔

ہم وسیع ظرف کے مالک ہیں

جماعت اسلامی کے ایک رکن نے مسلم لیگی لیڈروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے :۔

"اپنے پنجالہ کارناموں پر گھبرایئے نہیں کہ اگر بیرونی ممالک میں ان کو بیان کیا گیا تو آپ کی بدنامی ہوگی ہم انشاء اللہ بڑے وسیع ظرف کے مالک ہیں پاکستان کی بدنامی کو ہم اپنی اور حقیقی اسلام کی بدنامی سمجھتے ہیں" (تسنیم ۲۱ ستمبر ۱۹۵۲ء)

مودودی صاحب لکھتے ہیں :۔

"ہماری قوم نے اپنے لیڈروں کے انتخاب میں غلطی کی تھی۔ ہم چھ سال سے چیخ رہے تھے کہ محض نعروں کو نہ دیکھو بلکہ سیرت و اخلاق کو بھی دیکھو۔ ہمارے ارباب اقتدار میں سے ننانوے فیصدی بددیانت اور ناقابل اعتماد نکلے ہیں"

(کوثر یکم اپریل ۱۹۴۸ء)

پس ارباب اقتدار گھبرائیں نہیں۔ مودودی جماعت بیرونی ممالک میں انشاء اللہ یہ تو بیان کرے گی۔ کہ وہ (بشمول قائداعظم) ۹۹ فیصدی بددیانت اور ناقابل اعتماد نکلے ہیں۔ مگر پاکستان کو انشاء اللہ بدنام نہ ہونے دیگی۔

یوم احتجاج

ایک خبر ہے کہ ۳ اکتوبر کو ظفر اللہ خاں کے خلاف یوم احتجاج منایا جا رہا ہے۔ مولانا نعیم صدیقی لکھتے ہیں :۔

"ساری لیڈر شپ کو بدلنا ہمارا مقصود ہے نہ کہ کسی فرد خاص کو یا کیبنٹ کے چند وزراء کو قیادت کے وسیع تصور کو سامنے رکھ کر سوچئے اتنی بڑی ٹیم کا از سرتاپا بدل جانا امکان عقل کی حیثیت رکھتا ہو تو ہو لیکن امکان عمل سے یہ بہرحال خارج ہے" (ترجمان القرآن جلد ۳۳ ص۱)

پس علماء کو چاہیئے کہ وہ سجدہ سہو کر کے ظفر اللہ خاں کی بجائے پوری کیبنٹ کے خلاف یوم احتجاج منانے کا اہتمام فرمائیں۔ کیونکہ ان پر واضح ہو چکا ہے کہ

"وہ سفید چمڑی والی قوموں پر ایمان لائے ہیں ہمیشہ عجلت اور فراخدلی دکھاتے ہیں۔ ان کو برطانیہ و امریکہ کی اسلام دشمن طاقتوں پر زیادہ بھروسہ اور حسن ظن ہے۔ انہوں نے آگے بڑھ کر کہا کہ امنا وصدقنا آپ سے زیادہ منصف مزاج اور عدل پرور اور حق نواز اور کون ہوگا۔ جو فیصلہ حضور کا ہوگا اسے بے چون و چرا ہم مانیں گے" (قاصد ۸ ستمبر ۱۹۵۰ء)

ہم دیکھیں گے کہ احراری زعماء انگریز "ان خونخواروں" کے سدباب کے لئے کیا اقدام کرتے ہیں؟

آپ نقال کیوں ہیں؟

ایک مودودی دوست نے کہا ہے :۔

"مرزا غلام احمد نے اپنے جھوٹ اور افترا سے یکسر تصور دین کو بدل کر رکھ دیا"

(تسنیم ۲۱ ستمبر ۱۹۵۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ :۔

(۱) "اسلام یہ ہے کہ انسان اپنا سارا وجود معہ اس کی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا کر دے"

(آئینہ کمالات اسلام ص۶۱)

(۲) "اسلام ہر شعبہ زندگی کے پورے نقشہ کا نام ہے"

(البدر ۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء)

(۳) "اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ اور وہ فدیہ یہ ہے کہ اسی کی راہ میں مرنا"

(فتح اسلام صفحہ ۱۰ ایڈیشن اول)

مودودی صاحب ان حقائق کے پیش نظر اعتراف کرتے ہیں۔

- الاسلام سے مراد اپنے آپ کو خدا کے حوالہ کر دینا ہے۔ (دین حق ص۴)
- اسلام زندگی کے پورے نقشہ کا نام ہے (اسلامی قانون ص۱۱)
- دین اسلام کا قیام پھولوں کی سیج نہیں (خطبات ص۲۱۶ بار ہفتم)

جماعت اسلامی کے سربر آوردہ اصحاب فرمائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دین اسلام کا تصور بدل کر رکھ دیا ہے۔ تو آپ اور آپ کے امیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظریات کے نقال کیوں ہیں؟ اور اس کے خلاف آواز کیوں نہیں اٹھاتے؟

مودودی صاحب کا گستاخانہ دعوے

تسنیم لکھتا ہے :۔

"ضرورت ہے کہ ہماری سیاست کی زمام کار ان لوگوں کے ہاتھوں میں ہو۔ جو اللہ کے احکام کے مطابق حکومت کا کام چلائیں۔ ہم یہ انقلاب ساری دنیا میں لانا چاہتے ہیں"

(۲۳ ستمبر ۱۹۵۲ء)

اس انقلاب کے برپا کرنے کا عملی طریق کیا ہوگا۔ اس کے جواب میں مودودی صاحب فرماتے ہیں۔

"لوگ اس کو معجزہ کی قسم کا واقعہ سمجھ کر کہہ دیتے ہیں کہ نبی ہی آئے تو یہ کام ہو۔ مگر یہ بالکل ایک طبعی قسم کا واقعہ ہے۔ اس میں علت اور معلول کا پورا منطق ربط نظر آتا ہے۔ آج ہم اس ڈھنگ پر کام کریں۔ تو وہی نتائج برآمد ہو سکتے ہیں" (اسلامی حکومت ص۳۹)

دنیا کی پوری تاریخ اور تجربہ اس بات پر گواہ ہے کہ جب کبھی از سر نو اسلامی انقلاب عمل میں آیا انبیاء کے ہاتھوں سے ہی آیا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے یہ تو لکھا ہے کہ ہم نے نبی مبعوث کئے۔ مگر یہ کہیں نہیں لکھا کہ ہم نے مولوی مبعوث کئے۔ قیموں کو ماموری کیا یا ایڈیٹر اور ادیب وغیرہ بھیجے۔ تا اسلامی حکومت قائم کردیں۔

لیکن مودودی صاحب یہ دعوےٰ لے کر اٹھے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیدا کردہ انقلاب کسی وحی الہام یا نبوت کا رہین منت نہیں محض منطقی ربط کا کرشمہ ہے۔ اور اگرچہ آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح نہ صاحب نبوت ہیں نہ صاحب وحی و الہام۔ مگر آپ دنیا کو یہ تبلیغ کر رہے ہیں۔ کہ وہ جس ڈھنگ پر کام کر رہے ہیں اس میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور ان کے ذریعہ دنیا کے چپہ چپہ پر خدا کی بادشاہت قائم ہو جائے گی :

یزید حسینؓ کی یاد میں

"آزاد" نے لکھا ہے :

"جس حسین کی یاد میں آج صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا سوگوار نظر آتی ہے۔ آج اس حسین کی عزت و عظمت کی مرزا غلام احمد اور اس کے مریدوں کے ہاتھ مٹی پلید ہو رہی ہے"۔

(۲۶ ستمبر ۱۹۵۲ء)

ہندی مسلمانوں کے ترجمان "اسلامی دنیا" نے مجلس احرار کے متعلق کہا تھا۔

"عطاء اللہ شاہ بخاری کی مجلس احرار ان کوفیوں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی جنہوں نے آل رسول کو اور عاشقان اسلام کو بلا کر یزید کے ہاتھوں شہید کرا دیا تھا"

(ماہ جولائی ۱۹۳۵ء)

احراری لیڈر مندرجہ بالا حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے اسی شمارہ میں فرماتے ہیں۔

"آج جس طرف بھی دیکھتے ہیں یزید ہی دکھائی دیتا ہے اور حسین نظر نہیں آتا"۔

بیسویں صدی کا یہ انقلاب کوئی معمولی انقلاب نہیں کہ ساتویں صدی کا یزید امام حسین علیہ السلام کو شہید کرانے والا تھا۔ مگر موجودہ دور کا یزید حسین کی یاد میں تڑپ رہا ہے۔

وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا

تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے (قرآن کریم)

(از مکرم محمد اشرف صاحب ناصر گجراتی)

ایک شخص کے متعلق اس کی عدم موجودگی میں ایسی گفتگو کرنا جو اس کی موجودگی میں اس کے دل میں رنج اور حزن کے جذبات پیدا کر دے۔ اسلام کے نظام اخلاق میں غیبت کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

چنانچہ معلم انسانیت حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت مشہور حدیث ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں:۔ عن ابی ھریرۃ رضؓ قال اتدرون ما الغیبۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرائیت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ وان لم یکن ما تقول فقد (مسلم)

کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جانتے ہو غیبت کسے کہتے ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا غیبت یہ ہے۔ کہ تو اپنے بھائی کے متعلق ایسی بات بیان کرے۔ جو اس کو تکلیف اور رنج دے۔ کسی صحابی رضؓ نے دریافت فرمایا۔ کہ یا رسول اللہ اگر وہ عیب واقعی میرے بھائی میں پایا جاتا ہو۔ تو پھر کیا ارشاد ہے؟ آپؐ نے فرمایا اگر وہ بات واقعی اس میں ہے۔ تو اسی کا نام غیبت ہے۔ اور اگر نہیں تو تو نے اس پر الزام اور افترا باندھا ہے۔

باوجودیکہ مسلمانوں کو شدت اور سختی سے ان مکروہ اور اخلاق سوز باتوں سے روکا گیا ہے۔ پھر بھی یہ مرض مسلمانوں میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ کوئی مجلس کوئی محفل ایسی نہیں ملے گی۔ جہاں یہ منحوس بیماری داخل نہ ہو۔ ان کی گرمیٔ صحبت کا سب سے بڑا سرمایہ یہی ہے۔ اور ان کی محفلیں اس کے بغیر بے لطف اور سرد معلوم ہوتی ہیں۔ اور یہ جانتے ہوئے کہ یہ مذموم چیز ہے۔ کوئی اس کے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کمال کس قدر حیران کن ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امت مسلمہ کو محض اصولی ہدایات ہی نہیں بخشیں۔ بلکہ بظاہر چھوٹے اور حقیر سمجھے جانے والے امور پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ کمال آپ کو ہادیان مذاہب کی صف میں ایک خاص مقام پر لا کھڑا کرتا ہے۔

حقیقت یہی ہے۔ کہ نبیٔ دوجہانؐ نے ہر چھوٹی سے چھوٹی بات اور ہر دقیق سے دقیق حکم کو ایسی وضاحت اور تفصیل سے مسلمانوں کے سامنے رکھ دیا ہے۔ کہ وہ یہ کہہ کر بری الذمہ اور سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ کہ ہمیں اس کے حسن و قبح کا علم نہیں۔ یا شریعت اسلامیہ ہماری اس معاملہ میں رہبری نہیں کرتی۔ نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لا یدخل الجنۃ قتات۔ (متفق علیہ) کہ جنت الفردوس میں "قتات" کے داخل ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ قتات کون ہے؟ اس کا سیدھا سادہ جواب یہ ہے کہ یہ وہی بدبخت انسان ہے۔ جو چغلخوری اور غیبت میں لذت محسوس کرتا ہے۔ ایک محفل سے کوئی بات کانوں سے سنی۔ اور دوسری مجلس میں اسے انتہائی غیر ذمہ دارانہ طریق پر بڑے مبالغہ آمیز لہجہ میں بیان کرنی شروع کر دی۔ اور خدا ناترسی کے جوش میں ایک صاحب اخلاق و علم انسان کی کسی لغزش کو اس گندے اور اخلاق سوز رنگ سے اچھالنا شروع کیا۔ کہ اس کی تمام اخلاقی قوتیں۔ غیر معمولی صلاحیتیں اور اسلامی خوبیاں قبول کی ایک ہی جنبش سے چھپ گئیں۔ اور یوں نظر آنے لگا۔ گویا یہ شخص مسلمان یا مومن تو الگ رہا۔ انسانیت کے ادنیٰ درجہ سے بھی آشنا نہیں۔

ایک مومن اور مسلمان کا سرمایۂ حیات قرآن مجید ہے۔ اس میں غیبت کے متعلق یہ ارشاد ہوتا ہے "ولا یغتب بعضکم بعضاً" کہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ اور آگے فرمایا۔ ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ (سورۃ حجرات ع۲) کہ پیٹھ پیچھے کسی کی بُرائی کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسے کسی مردہ لاش کا گوشت اپنے دانتوں سے نوچنا۔ یعنی جس طرح مردہ اپنے جسم کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ اسی طرح کہ تم جس کی غیر حاضری میں بُرا کہہ رہے ہو۔ وہ اپنے الزام کی مدافعت نہیں کر سکتا۔ اس غیبت کی ایسے قابل نفرت کام سے تشبیہ دی گئی جس سے ہر انسان کو فطرۃً گھن آئے۔

اس کی کراہت کی یہ شدت اسی لئے اختیار کی گئی ہے۔ کہ غیبت سے امر بالمعروف کا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اس شخص کی جس کی غیبت کی جائے۔ اصلاح ہو سکتی ہے۔ اور نیز اس سے غیبت کرنے والے شخص کی اخلاقی کمزوری برملا ظاہر ہوتی ہے۔ جو ایک مسلمان کی شان ایمان کے شایان نہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "اگر تم لوگوں کی کمزوریوں کی ٹوہ لگاتے پھرو گے تو ان کو برباد کر دو گے۔" (ابی داؤد)

پس جس نقطۂ نگاہ سے بھی اس کو دیکھا جائے۔ اس میں نقصان ہی نقصان ہے۔ اخلاقاً اور مذہباً بھی یہ فعل قابل مذمت اور صد نفرین ہے۔ اور ویسے بھی عام سوسائٹی ایسے بدمزاج شخص کو منہ لگانے کے لئے تیار نہیں ہوتی۔ اور اس کے منہ پر اس کی ذاتی وجاہت یا اثر و رسوخ کی بناء پر خواہ کچھ بھی نہ کہیں۔ لیکن ان کے دل اس سے نفرت اور اس کے اس فعل سے متنفر ہوتے ہیں۔

غیبت کے محرکات:۔ بعض لوگ غیبت کے ذریعہ اپنے کو صاحب ذوق اور صاحب مذاق ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اور ازراہ تمسخر و استہزاء دوسروں کی برائیوں کو حاضرین مجلس پر ظاہر کرتے ہیں۔ تاکہ لوگ اس کی باتوں سے لطف اندوز ہوں۔ ایسے لوگوں کو فرمانِ نبویؐ پر غور کرنا چاہیئے۔ آپؐ فرماتے ہیں۔ کہ "جو شخص دوسروں کو ہنسانے کے لئے کوئی جھوٹی بات بیان کرتا ہے۔ تو اس کو یہ بات ہلاک کرنے والی ہے۔ ہلاک کرنے والی ہے۔" (ترمذی)

غیبت کے محرکات کئی ہیں۔ امام غزالیؒ نے جو ایک نہایت دقیقہ شناس عالم اور صوفی گزرے ہیں۔ نہایت کاوش اور محنت سے اس کی وجوہات پر غور کیا ہے۔ اور آخر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ غیبت کے اسباب دو قسم کے ہیں۔ آٹھ تو ایسے ہیں۔ جو عام طور پر سب آدمیوں میں مشترک پائے جاتے ہیں۔ اور تین ایسے ہیں۔ جو مذہبی لوگوں اور خواص میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ اپنی مشہور شہرۂ آفاق کتاب احیاء العلوم جلد ثالث (الاسباب الباعثۃ علی الغیبۃ) میں غیبت کے اسباب کی نقاب کشائی اور انسانی دماغ کا نفسیاتی تجزیہ کرتے ہوئے یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

اول۔ انسان کو جب کسی شخص پر غصہ آتا ہے۔ اور ضبط نہیں کر سکتا۔ تو خواہ مخواہ اس شخص کے عیوب زبان پر آتے ہیں۔ اس سے اس کا کلیجہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ میں نے اپنا انتقام لے لیا۔ اگر کسی وجہ سے اس کو ضبط کرنا پڑا۔ تو وہ غصہ دل میں گھٹ کر رہ جاتا ہے۔ اور ہمیشہ اس شخص کی بدگمانی پر آمادہ رہتا ہے۔

دوم۔ کسی مجلس میں جب پہلے ہی سے کسی کی غیبت ہو رہی ہوتی ہے۔ تو نئے آدمی کو بھی خواہ مخواہ گرمیٔ صحبت کے لئے اس مشغلے میں شریک ہونا پڑتا ہے کیونکہ اگر وہ ان لوگوں کو ٹوکے۔ یا خود چپکا بیٹھا رہے۔ تو تمام لوگوں پر بار ہو گا۔

سوم:۔ انسان کو جب اس بات کا شبہ ہوتا ہے۔ کہ فلاں شخص میری نسبت بُرے خیالات دل میں رکھتا ہے۔ اور ان کو ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ تو حفظ ماتقدم کے لئے وہ خود اس کے عیوب ظاہر کرنا شروع کر دیتا ہے، تاکہ آئندہ اس شخص کی بات بے اثر ہو جائے۔ اور یہ کہنے کا موقع ملے۔ کہ چونکہ میں نے اس شخص کے واقعی عیوب ظاہر کئے تھے۔ اس لئے دشمنی سے وہ میری نسبت جھوٹے الزامات لگاتا ہے۔

چہارم:۔ انسان پر جب کوئی غلط الزام یا عیب لگایا جاتا ہے۔ تو اس سے اپنی برأت ثابت کرنے کی غرض سے اس شخص کا نام لیتا ہے۔ جو درحقیقت اس الزام کا مرتکب ہوتا ہے۔ حالانکہ اسے اپنی برأت پر قناعت کرنی چاہیئے تھی۔

پنجم:۔ دوسروں کی تنقیص میں ضمناً کمال ثابت کرنا مقصود ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شاعر دوسرے شاعر کی نسبت کہتا ہے۔ کہ اس کا کلام نہایت بدمزہ ہوتا ہے۔ یا اس کو مطلق شعر کہنا نہیں آتا۔ تو اس سے درپردہ یہ غرض ہوتی ہے۔ کہ میرا کلام نہایت بامزہ ہوتا ہے۔

ششم:۔ ایک شخص اپنے ہمعصر کی عزت و شہرت نہیں دیکھ سکتا۔ لیکن اس شہرت اور عزت کے مٹانے کی کوئی تدبیر بھی اسے بن نہیں آتی۔ اس لئے مجبوراً اس کے عیوب ظاہر کرتا ہے۔ تاکہ لوگوں کے دلوں میں اس کی وقعت کم ہو جائے۔

ھفتم:۔ مذاق اور دل بہلانے کے لئے بعض اوقات انسان دوسروں کے عیوب کا خاکہ اڑاتا ہے۔ جس سے حاضرین مجلس کو نقالی کا مزہ آتا ہے۔ اور صحبت گرم ہوتی ہے۔

ھشتم:۔ کسی کے ساتھ استہزاء اور تمسخر کرنا مقصود ہوتا ہے۔ غیبت کے یہ اسباب عام آدمیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ خواص جن اسباب سے مبتلا ہوتے ہیں وہ یہ ہیں:۔

اول:۔ ایک صالح انسان جب کسی کو کوئی بُرا کام کرتے دیکھتا ہے۔ یا لوگوں سے سنتا ہے۔ تو اس کو تعجب اور حیرت ہوتی ہے۔ اس تعجب کے ظاہر کرنے میں اس شخص کا نام زبان پر آ جاتا ہے۔ اور یوں کہتا ہے۔ مجھ کو سخت حیرت ہے۔ کہ زید نے باوجود کمال دینداری کے ناچ کی محفل میں کیوں شرکت کی۔

دوم:۔ اس قسم کے موقع پر بعض وقت انسان کو افسوس اور رحم آتا ہے۔ اور یوں کہتا ہے۔ افسوس زید نے شراب پینی شروع کی۔ جو اس کے رتبہ اور شان کے بالکل خلاف ہے۔

سوم:۔ بعض وقت امر بالمعروف کا جوش پیدا ہوتا ہے۔ اور انسان مرتکب گناہ کا نام لیکر اس کا اظہار کرتا ہے۔ ان تینوں موقعوں میں غیبت کرنے والے کو دھوکہ ہوتا ہے۔ کہ وہ غیبت کا ارتکاب نہیں کرتا۔ بلکہ ایک مذہبی فرض ادا کر رہا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ کیونکہ اس فرض کے ادا کرنے میں اسے نام لینے کی ضرورت نہ تھی۔

خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا (جو کہ اخلاق انسانی کے حامل اول اور خدائی شریعت کے شارع تھے) کا بھی یہ طریق تھا۔ کہ جب آپ دیکھتے۔ کہ کسی سے کوئی ایسا فعل سرزد ہوا ہے۔ جو جائز و روا نہ تھا۔ تو آپؐ ان کا نام لینے کی بجائے یہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ایسا کرتے ہیں۔ یا ایسا کہتے ہیں .... الخ اور مقصود ان کو توجہ دلانا ہوتا تھا۔

تو دیکھو آپؐ نے کس خوبی اور نرمی سے اپنی امت کو یہ سبق دیا۔ اگر کسی کو سمجھانا اور توجہ دلانا اور اسکی غلطی پر یا عیب پر آگاہ کرنا ہو۔ تو بجائے اس کے کہ اس کا نام لیا جائے۔ اور اس کو برسر مجلس شرمندہ کیا جائے۔ رمز و کنایہ اور اشاروں سے اس کی غلطی پر متوجہ کیا جائے۔ تو ایسے طریق سے یقیناً وہ انسان اپنی اس غلطی یا جرم کا اعادہ نہ کرے گا۔ ورنہ ڈر ہے۔ کہ وہ اپنی طبیعت کی تیزی اور ضد کی وجہ سے ناصح مشفق کی بات کی مخالفت کر بیٹھے اور اس سے سزا کا مستوجب ٹھیر جائے۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا ذکرِ خیر

(از محترمہ سیدہ نضیلت بیگم صاحبہ سیالکوٹ)

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو اس دار المحن سے داخل جنت ہوئے ساڑھے پانچ ماہ گذر گئے۔ کئی بار جذبۂ عقیدت نے کچھ لکھنے کی تحریک کی مگر یہ خیال رہا کہ سینکڑوں شب و روز صحبت میں رہنے والی لکھ چکیں اور لکھ رہی ہوں گی۔ بھلا مجھ جیسی دور افتادہ کیا نذرِ عقیدت پیش کرے۔ مگر دل نے مجبور ہی کیا کہ میرے دامن میں جو چند عقیدت کے پھول ہیں پیش کر دوں۔

میری پہلی ملاقات حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے غالباً ۱۹۱۶ء یا ۱۹۱۹ء میں سیالکوٹ میں اپنی ماموں زاد بہن سیدہ نعیمہ بنت حضرت سید حامد شاہ صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی شادی پہ ہوئی۔ جب آپ تشریف لائیں تو میں پیشوائی کے لئے سیڑھیوں پہ کھڑی تھی۔ میری طرف نظر پڑتے ہی آپ نے اہلیہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ سے جو آپ کے ہمراہ تھیں پوچھا "یہ فضیلت علی شاہ کی لڑکی ہے؟" جب انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا "میں نے آنکھوں سے پہچانا ہے۔" مجھے آپ کی ذہانت پہ حیرت ہوئی۔ کیونکہ میرے والد سید فضیلت علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کو فوت ہوئے اس وقت کم از کم سولہ سال گذر چکے تھے جب وہ فوت ہوئے میں تین سال کی تھی۔ اس سے پہلے نہ ان کی زندگی میں اور نہ بعد ہی آپ نے مجھے کہیں دیکھا تھا۔ والد صاحب بے شک ۳۱۳ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے مگر ملازم پیشہ تھے اور پھر سلسلہ کے ابتدائی زمانہ میں آپ کی وفات ہو گئی تھی کچھ عرصہ مستقل طور پہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہنے کا کوئی امکان ہی تھا کہ اماں جان کو انہیں متعدد بار دیکھنے کا اتفاق ہوا ہو۔ اب سوائے اس کے کیا کہا جائے کہ جس خدا نے آپ کو ایک عظیم الشان قوم کی ماں بنایا اس نے اپنی روحانی اولاد کے ساتھ مادرانہ محبت بھی دی کہ ان کے ذہن میں ان کی صورتیں نقش ہو گئیں۔

اس کے بعد ۱۹۲۳ء میں میں پہلی دفعہ قادیان گئی۔ ان دنوں بٹالہ سے قادیان تک گاڑی نہیں جاتی تھی۔ یہ سفر بذریعہ بس یا تانگہ یہ ہوتا تھا۔ سڑک بہت خراب تھی۔ ایک جگہ بس الٹ گئی۔ قادیان خبر پہنچی تو شاید حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کوئی سواری بھیجی جب میں حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے حال پوچھا اور فرمایا کہ:-

"میں نے سنا ہے کہ کوئی حادثہ ہوا اور ادھر لوگ گئے ہیں۔ مگر جب تم لوگوں کا پتہ لگا تو میں نے بھی آدمی دوڑا دیا۔"

اس سے ظاہر ہے کہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ سے ہی نہیں ان کی نسلوں سے بھی کتنا گہرا تعلق تھا۔

اس کے بعد میں ہر سال جلسہ سالانہ پہ جاتی اس وقت ہمارے خاندان کے زیادہ افراد غیر مبائع تھے۔ مگر حضرت اماں جان ایک ایک کا حال پوچھتیں سبحان اللہ اخلاق اس قدر بلند تھا کہ کبھی ان کے غیر مبائع ہونے پہ اظہار افسوس نہیں کیا۔ شاید کسی رنج و افسوس کا اظہار وہ جائز نہیں رکھتی تھیں۔ آپ کے نورانی چہرہ پہ ہمیشہ بشاشت رہتی۔ کیسے کیسے جانکاہ صدمات آپ کو پہنچے۔ جوان بھائی جن سے آپ کو بہت محبت تھی ان کی وفات کے صدمات کو کس حوصلہ سے آپ نے برداشت کیا۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات سے چند ہی روز بعد میں قادیان تعزیت کے لئے گئی تو آپ کھانا کھانے لگی تھیں۔ خندہ پیشانی اور مسکراہٹ کے ساتھ مصافحہ کیا اور کھانے میں شریک ہونے کو کہا جب آپ کھانا کھا چکیں تو میں نے حضرت میر صاحب کی وفات پہ اظہار افسوس کیا۔ آپ نے اسی مسکراہٹ کے ساتھ فرمایا:-

"جب وہ فوت ہوئے تو ان کی لڑکی نے والدہ سے آکر کہا امی انجام بخیر ہو گیا۔ والدہ نے جواب میں کہا الحمد للہ! سب ٹھیک ہوا۔ یہ صبر و شکر کا نمونہ دکھا کر مجھے خاموش کرا دیا۔"

پھر ادھر ادھر کی باتیں شروع کر دیں۔ کہنے لگیں۔ لڑکی مجھے تم پہ سفید دوپٹہ اچھا نہیں لگتا۔ میں نے عرض کیا۔ اماں جان میں تو کئی سال سے سفید دوپٹہ ہی لے رہی ہوں۔ فرمایا وہ اور بات ہے وہ چھپا ہوا تو ہوتا تھا۔ کتنا وسیع تھا مادرانہ جذبہ اور کتنی بے نظیر تھی شان صبر و تحمل کہ مصائب کے پہاڑ ٹوٹے مگر ماتھے پر شکن نہ آئی اور منہ سے اف نہ کی۔

میں نے یہ انتہائی رنج کے الفاظ ان کے منہ سے سنے کہ وہ ضعیفی کی وجہ سے خاطر خواہ عبادت نہیں کر سکتیں۔ واقعہ یوں ہے کہ میں جب قادیان جاتی تو میری بڑی خواہش ہوتی کہ بیت الدعا میں نماز پڑھوں۔ پہلی بار جب میں نے اماں جان سے پوچھا کہ "بیت الدعا میں نماز ادا کروں" تو آپ حسب عادت ہنس دیں اور فرمایا۔ "ہم نے کوئی ٹھیکہ نہیں لگایا ہوا"۔ جب میں دروازے میں داخل ہوئی تو آپ نے آواز دے کر کہا کہ

"ہاں ایک ٹھیکہ ہے کہ میرے لئے دعا کرنا۔"

اس کے بعد میں اکثر موقع پہ بیت الدعا میں چلی جایا کرتی تھی۔

ایک دفعہ میں بیت الدعا سے نکلی تو فرمایا:-

"دعا ضائع نہیں جاتی۔ اگر ایک رنگ میں قبول نہ ہو تو کسی دوسرے رنگ میں قبول ہو جاتی ہے یا عبادت میں شمار ہوتی ہے۔"

آپ کی ذہانت اور بلند اخلاق دیکھنے کا موقعہ بھی ملا۔ قادیان کے آخری زمانہ میں آپ بہت کمزور ہو گئی تھیں۔ جلسہ کے ایام میں ہزاروں عورتوں سے ملاقات کی طاقت نہ رکھتی تھیں اور جب عورتوں کو منع کیا جاتا تو ان کو صدمہ پہنچتا۔ آخر یہ فیصلہ ہوا کہ ایسا انتظام ہو کہ عورتیں مصافحہ کر کے گذرتی جائیں باتیں نہ کریں۔ یہ ڈیوٹی دو سال مجھے ملی ہر عورت کے مصافحہ کرنے پہ جلد دوسری کو بلانے کی کوشش کرتی۔ مگر اماں جان کوئی نہ کوئی بات کر دیتیں مثلاً کسی سے پوچھتیں تمہاری ماں نہیں آئیں؟ یا تم دیر بعد آئی ہو وغیرہ وغیرہ۔

جہاں اس ضعیفی میں آپ کے حافظہ پہ مجھے حیرت ہوتی وہاں آپ کی بلند اخلاقی مجھے محو حیرت کر دیتی۔ چونکہ ہمیشہ جلسہ سالانہ پہ میری تقریر ہوتی تھی اس لئے اکثر حاضر خدمت ہونے پہ آپ تقریر کے متعلق کوئی نہ کوئی بات کرتیں۔ اس میں بلند اخلاقی ہی نہیں سلسلہ اور خادمان سلسلہ سے آپ کی دلی محبت کا اظہار ہوتا ہے۔

یہ خدا تعالیٰ کا احسان تھا کہ اس مبارک وجود کو ایک عرصہ تک ہم میں رکھا تا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تربیت کا بہترین نمونہ قوم کی رہنمائی کرے۔ مبارک ہیں وہ ہستیاں جنہوں نے اس مقدس ہستیوں سے کچھ سیکھا۔ اور مبارک ہیں وہ کہ اپنے بلند اخلاق سے کلید جنت کو سنبھالے رکھا اور صبر و شکر سے ہر حال میں مطمئن رہیں۔ ہزاروں ہزار سلام ہو ان پہ۔

خاکسارہ
سیدہ نضیلت سیالکوٹی

اہل احناف کو یہود کے مشابہ سمجھنے والے اہل حدیث

احراری مولوی احمدیوں کو دیگر مسلمانوں سے علیحدہ قرار دے کر اس بات کا ڈھنڈورہ پیٹ رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے بالمقابل مسلمانوں کے باقی فرقے ایک دوسرے کو مسلمان سمجھنے اور ایک سٹیج پہ آ چکے ہیں۔ اگر ان کا یہ دعویٰ درست ہے کہ باقی فرقوں میں احمدیوں کے بالمقابل یگانگت اور اتحاد پیدا ہو چکا ہے تو پھر ایک فریق دوسرے فریق کے مسلمانوں کو یہود کے مشابہ کیوں سمجھ رہا ہے۔

مولوی محمد صدیق صاحب گرجاکھی (اہلحدیثوں کے مناظر) اپنی کتاب "اثبات آمین بالجہر" میں یہود نامسعود کے خصائل کی فہرست دے کر مقابل میں اہل احناف کے خصائل بایں الفاظ درج کرتے ہیں:-

یہودی	رسمی حنفی
۱۔ "یہودی آمین بالجہر سے جلتے تھے	۱۔ حنفی بھی آمین بالجہر سے جلتے ہیں
۲۔ یہود جمعہ پڑھنے سے حسد کرتے ہیں۔	۲۔ حنفی بھی جمعہ کی تردید میں (غالباً دیہات میں۔ ناقل) مضامین لکھتے ہیں۔
۳۔ یہودی قبلہ پہ حسد کرتے ہیں۔	۳۔ حنفی بدعتی بغداد کی طرف منہ کر لیتے ہیں۔
۴۔ یہودی صفوں کی درستی سے جلتے تھے۔	۴۔ حنفی بھی پاؤں سے پاؤں ملانے سے جلتے ہیں۔
۵۔ یہود سلام سے حسد کرتے ہیں۔	۵۔ حنفی بھی محمدیوں سے (غالباً مراد اہلحدیث لوگ ہیں۔ ناقل) سلام پسند نہیں کرتے۔
۶۔ یہودی علماء اور مشائخ کی تقلید کرتے ہیں	۶۔ حنفی بھی علماء اور مشائخ کی تقلید کرتے ہیں۔
۷۔ یہودی لوگوں کو تقلید پہ مجبور کرتے تھے	۷۔ حنفی بھی عوام کو تقلید پہ مجبور کرتے ہیں۔
۸۔ یہودی اقوال احبار پیش کرتے تھے	۸۔ حنفی بھی اقوال الرجال ہی پیش کرتے ہیں۔
۹۔ یہودی حضرت موسےٰؑ کی کتاب کو چھوڑ کر گمراہ ہو گئے تھے۔	۹۔ حنفی بھی حدیث رسول صلعم کو چھوڑ کر صراط مستقیم بھول گئے ہیں۔
۱۰۔ جو لوگ مسلمانوں، امام کے پیچھے آمین کہنے پہ حسد کریں گے وہ اس امت کے یہودی ہیں۔	۱۰۔ حنفی لوگ مسلمانوں کا امام کے پیچھے آمین کہنے پہ حسد کرتے ہیں لہٰذا یہی اس امت کے یہودی ہیں"

(اثبات آمین بالجہر صفحہ ۱۹ و ۳۰)

احراری بھائیو! مندرجہ بالا بیانات کی موجودگی میں آپ سوچیں اور غور کریں کہ تمہارا یہ دعوےٰ کہ جماعت احمدیہ کے مقابل باقی فرقہائے اسلامیہ ایک سٹیج پہ آ چکے ہیں۔ کہاں تک حقیقت پر مبنی ہے۔ (خورشید احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ)

درخواستہائے دعا

— میرا دیور مکرم ملک عبدالوحید مسلم کی چھوٹی بچی ابھی تک بعارضہ خونی پیچش و بخار بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ — (۲) خاکسار ایک عرصہ سے بعض تکالیف اور پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ رفع تکالیف کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار چودھری اللہ رکھا۔

ولا یغتب بعضکم بعضاً (بقیہ صفحہ ۵)

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس موذی اور "دبائی" مرض سے نجات دے۔ اور بجائے اس کے کہ ہم دوسروں کے عیوب کو لوگوں پر ظاہر کرنے والے ہوں۔ اس کے برعکس ہم لوگوں کے عیوب کو چھپانے والے اور ان کے محاسن کو ظاہر کرنے والے بنیں۔ اور یہ دنیا جو بڑی سرعت سے اخلاق سوز محرکات کی وجہ سے شعلوں کی لپیٹ میں جا رہی ہے۔ خوشنما جنت کے پرکیف نظاروں میں تبدیل ہو جائے۔ اور اخوت و ہمدردی کا بے پایاں سمندر ہر بنی نوع انسان کے دل و دماغ سے بہنے لگ پڑے۔

امام عصر حاضر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (جن کے ذریعہ اسلام کی آخری اور ہمہ گیر ترقی اور فتح وابستہ ہے) اپنی جماعت کو تعلیم دیتے ہوئے بڑے پُردرد الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک زانی۔ فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز۔ خائن۔ مرتشی۔ غاصب۔ ظالم۔ دروغگو۔ جعلساز۔ اور ان کا ہمنشیں اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا۔ اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہر ہیں۔ تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح نہیں بچ سکتے......" (کشتی نوح صفحہ ۱۹)

اللہ تعالےٰ سے عاجزانہ دعا ہے۔ کہ وہ ہمیں ایک وسیع اور رحمت سے بھرا ہوا دل عطا فرمائے۔ اور کینہ۔ بغض۔ یا بدظنی کے مہلک اثرات سے ہمیں ہر دم محفوظ رکھے۔ اور ملک۔ قوم اور مذہب کا سچا مخلص اور جانباز سپاہی بننے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

تمام جماعتیں اپنی ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھیجیں

الحمد للہ۔ کہ جماعتوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اور اپنی ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھیجنا شروع کر دیا ہے۔ مگر جب تک سو فی صدی جماعتیں اس پر عمل پیرا نہیں ہو جاتیں۔ اس وقت تک نظارت ہذا کا یہ کام مکمل نہیں کہلا سکتا۔ میں بذریعہ اعلان ہذا تمام جماعتوں کے ذمہ دار کارکنان کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کی ماہوار تبلیغی کارگذاری سے مجھے اطلاع دیکر تبلیغ ایسے اہم فریضہ کی ادائیگی میں میری مدد فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

کفر کی مشین سے نشانہ بازی کرنیوالے دینِ حق کے دشمن ہیں

اخبار کیفر کردار قصور کا اداریہ

حکیم الامت نے حکم ربانی سنایا۔ کہ باہمی جنگ و پیکار۔ خانہ جنگیوں اور تنازعوں میں مت پڑو۔ ورنہ تمہاری ہوا اکھڑ جائیگی۔ اور تم کمزور ہو جاؤ گے۔ پھر فرمایا۔ خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو۔ جب تک مسلمان اس حکم پر عمل پیرا رہے۔ قدرت کی طرف سے ہر قسم کی عنایات کا نزول رہا۔ جس طرف رخ کیا۔ فتح و کامرانی قدموں میں۔ عرب کا مختصر قافلہ جس میں حبشی۔ آتش پرست۔ تثلیث پرست۔ بت پرست یہودیت نواز تھے۔ صوتِ ہادی پر جمع ہوا۔ اور صدق دل سے کلمۂ توحید پڑھ کر احکام خداوندی کی بجا آوری میں منہمک ہو گیا۔

اب یہ تھوڑی سی جمعیت مگر متحدہ قوت قلیل عرصہ میں عراق۔ خراسان۔ ترکستان۔ ایران۔ سیستان۔ ہندوستان اور کابل کو مسخر کر دیتی ہے۔ اور دوسری جست میں طرابلس۔ ٹیونس۔ الجیریا۔ مراکش۔ ایجپٹ نوبیا۔ ابی سینیا۔ جاوا۔ سماٹرا۔ چین پر چھا گئے۔ یہ کون لوگ تھے۔ وہی جو کسی زمانہ میں اوہام پرستی۔ اشجار پرستی۔ اور اصنام و آتش پرستی کے دلدادہ تھے ؎

تجھے پالا ہے اس قوم نے آغوشِ محبت میں
کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاجِ سرِ دارا

آخر ان مسلمانوں میں کونسی سپرٹ اور جنرل تعلیم تھی۔ جس کی بدولت دنیا کا چپہ چپہ خدا کی وسیع زمین کا ایک ایک گوشہ ان کی جولانگاہ بنا ہوا تھا۔ یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے۔ کہ ان میں وحدت تھی تفرقہ نہیں۔ اجتماع تھا۔ مرکزیت تھی۔ قرآن و حدیث کی واحد تعلیم تھی۔

اے دینِ حق کے نوجوانو! کبھی غور کیا۔ کہ اس عظمت و بلندی سے قعرِ مذلت میں گرنے کے اسباب کیا ہیں۔ کیا تمہاری رگوں میں اسلام کا گرم خون سرد پڑ گیا ہے؟ نہیں نہیں۔ بدقسمتی سے جبری۔ قدری۔ مرجئی۔ خارجی۔ رافضی۔ عشری وغیرہ ہزاروں قسم کے تفرقات۔ طائفہ بندیوں اور تحزیب نے خدمتِ ملک و ملت کا موقع نہیں دیا۔ بیادی پیروں۔ اماموں۔ مشائخوں اور فاتح قوم کے ایجنٹوں کے اقوال کو حجت بنا کر آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ باوجود اس کے آپ پر تباہی بربادی۔ نکبت۔ افلاس۔ گداگری۔ ذلت۔ رسوائی غلامی مسلط ہے۔ مگر پھر بھی سردی گرمی کے استنجا کے مسائل میں الجھے پڑے ہیں۔

واحد خدا۔ واحد کتاب۔ واحد رسول کے نام لیوا

جن میں شاہ صاحب۔ پیر صاحب۔ امیر صاحب۔ قائد صاحب۔ رہبر صاحب۔ لیڈر صاحب شامل ہیں۔ غرضیکہ آپ جس جماعت سے بھی تعلق رکھیں گے۔ کافر ضرور ہوں گے۔ اس لئے کہ اب تو بڑی بڑی یونیورسٹیوں اور کالجوں کے ہیٹ۔ کوٹ اور پتلون پوش بے ریش و موچھ بزرگ (مولاناؤں) نے بھی خدا کے فضل و کرم سے اچھا خاصا تکفیر سازی کا کارخانہ کھول دیا ہے۔ یہی ہیں پاسبانِ اسلام۔ جنہوں نے آپ کے گرم خون کو منجمد کر دیا ہے۔ پہلے تو کسی وقت جبہ پوش ہی کارخانہ تکفیر کے چلانے کی وجہ سے خود کافر گردن زدنی سمجھے جاتے تھے۔ مگر لاالچی پٹو کی خوش قسمتی سے آپ لوگوں نے بھی تکفیر بازی کے لئے اچھی خاصی کمپنی قائم کر لی ہے۔ تاکہ مفاد پرستی میں سہولت سے رائے عامہ کو ساتھ ملا لیا جائے۔

آہ! وقت کا یہ کتنا روح فرسا نقشہ ہے۔ مگر پھر بھی خواب غفلت کے متوالوں کو کچھ نظر نہیں آتا۔ اگر جلد از جلد اس مرض مہلک اور موت و ہلاکت کے سیلاب عظیم کا جلد از جلد بندوبست نہ کیا گیا۔ تو عنقریب زندگی کی اس آخری کشمکش میں ہمارا فنا ہو جانا یقینی ہے۔ قرونِ سابقہ کی باہمی آویزش اور اسلاف و عواقب بدجن سے ہمارا جاہ و حشم تاراج ہو چکا ہے۔ غور کرو۔ اور ملاں کے اس مذہب پر کان نہ دھرو۔ جو اسلام کو دائرہ کے اندر تھامے رکھتا ہے۔ اور کفر کی مشین سے دھڑا دھڑ نشانہ بازی کی مشق کر رہا ہے۔ یہی لوگ دینِ حق کے حقیقی دشمن ہیں۔ برادرانِ من! مسائل کا اختلاف اور چیز ہے۔ اور گروہ بندی اور چیز۔ آپ سلف صالحین کے زمانہ میں نظر ڈالیئے۔ گو ان میں مسائل کا جزوی اختلاف آپ کو نظر آئے گا۔ لیکن دورِ حاضرہ کی طرح فرقہ بندی کی مکروہ صورت آپ کو ڈھونڈے نہیں ملیگی۔

سلطان ناصر فرح بن برقوق نے ۸۰۱ھ میں جب حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی کے جھگڑوں کو دیکھا۔ تو انہوں نے خانہ کعبہ کے چار مصلے بنا کر اس فیصلہ کو اس خوبی سے سرانجام دیا۔ کہ عوام خوشی خوشی اس پر جم گئے۔ (از اخبار کیفر کردار قصور ۴ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

مفید معلومات

عرب کے ایک ممتاز ترین مصنف عباس محمود العقاد نے قائد اعظم کی ایک سوانح عمری مرتب کی ہے۔ جو عنقریب شائع ہو جائیگی۔

کراچی میں شاہی پاکستانی بحریہ کے لئے ایک ڈاک یارڈ تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اس ڈاک یارڈ میں شاہی پاکستانی بحریہ کے جہازوں کی مرمت کی جا سکیگی۔

منصوبہ کولمبو کے تحت پاکستان کی فضائی پیمائش کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اس غرض سے فوٹوگرافک سروے کارپوریشن کناڈا کے دو افسر کراچی پہنچ گئے ہیں۔

پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس کی رو سے دونوں مملکتوں کے درمیان سیونگ بنک کے حسابات اور ڈاکخانوں کے کیش اور سیونگ سرٹیفیکیٹوں کی منتقلی پھر شروع ہو جائے گی۔

کھوکھراپار کے راستہ ماہ ستمبر میں تقریباً ۸۵۰۰ مہاجرین مغربی پاکستان میں داخل ہوئے۔

مشرقی پاکستان میں سلہٹ سے چھاتک تک ۱۲ میل لمبی ایک نئی ریلوے لائن تعمیر کی جا رہی ہے

حکومت پاکستان نے اقوام متحدہ کے فنی امداد کے پروگرام کی مدد سے معاشرتی کارکنوں کی تربیت کے لئے چھ ماہ کا ایک کورس شروع کیا ہے۔

پتہ مطلوب ہے

N. S. Jivani Bahir Colony Karachi No 2

اگر خود اس اعلان کو پڑھیں تو وہ اپنے موجودہ ایڈریس سے آگاہ فرمائیں۔ یا اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو۔ تو از راہِ کرم وہ بھی جلد از جلد مجھے اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے"

اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلموں یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتے روانہ فرمایئے۔ (پتہ خوشخط ہو) ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

برطانیہ ڈاکٹر مصدق کے تازہ مراسلہ کا جواب مقررہ وقت کے اندر نہیں دیگا

برطانی پریس صورت حال کو مایوس کن تصور کرتا ہے

لندن ۱۱ر اکتوبر۔ مبصرین کا خیال ہے کہ تیل کے جھگڑے کے متعلق ڈاکٹر محمد مصدق کے تازہ ترین مراسلے کا جواب غالباً امریکہ کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد اس وقت کے اندر روانہ نہ کیا جا سکے گا۔ جو ڈاکٹر مصدق نے مقرر کیا ہے۔ یہ میعاد منگل کو ختم ہو رہی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر مصدق نے مذاکرات دوبارہ شروع کرنے پر جو مالیاتی شرائط لگائی ہیں۔ تازہ مراسلے سے ان میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ اور یہاں صورت حال کو پر امید تصور نہیں کیا جاتا۔

ڈیلی ٹیلیگراف کے سفارتی نمائندے نے لکھا ہے کہ ڈاکٹر مصدق نے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کی دھمکی دے کر حالات کو بالکل ہی خراب کر دیا ہے۔ کیونکہ اس دھمکی کو عملی جامہ پہنانے کا وقت قریب آتا جا رہا ہے

نامہ نگار مذکور نے تہران کے حوالے سے لکھا ہے کہ مصدق کوئی ایسا سمجھوتہ کرنے پر آمادہ نہیں ہیں جس کے تحت تیل کی صنعت پر دوبارہ کام شروع ہو جائے وہ ایران کو پھر اسی دور کی طرف لے جانے کے خلاف نہیں۔ جبکہ تیل کی آزادی شروع نہیں ہوئی تھی اور ملک دقیانوسی زرعی اقتصادیات پر قائم تھا۔

ڈاکٹر مصدق کو یقین ہے کہ انہیں ملک کو تباہی سے بچانے کے لئے چار نکاتی امدادی پروگرام اور دیگر ایسی سکیموں سے کافی امداد حاصل ہو جائے گی اور اس سلسلے میں انہیں علامہ کاشانی کی حمایت بھی حاصل ہے۔

اقوام متحدہ کی خاص کمیٹی میں پاکستان کی شرکت

لندن ۱۱ر نومبر۔ اقوام متحدہ کے عرب ایشیائی گروپ نے مراکش " طونس اور فلسطین کے مسائل پر غور کرنے کے لئے اپنی سپیشل کمیٹی کو وسیع کر دیا ہے اب اس میں پاکستان، بھارت، مصر اور شام کو شامل کر دیا گیا ہے۔ عرب ایشیائی گروپ نے جنوبی کوریا کے نمائندے کی اس درخواست کو منظور کر لیا ہے۔ کہ وہ گروپ سے ملاقات کر کے جنوبی کوریا کے نظریات کی وضاحت کریں۔ (اسٹار)

بقیہ صفحہ ۳ لیڈر

جس سے ملک میں فرقہ پرستی کو ہوا دے کر فتنہ و فساد بپا کرنا۔ ان کے پیش نظر ہے۔ اس غرض کے لئے انہوں نے احراری مولویوں کے ساتھ مل کر پچھلے دنوں کراچی میں " اسلامی ریاست کے بنیادی اصولوں " کے نام پر اپنی ایک نئی " الکتاب " تصنیف کر ڈالی ہوئی ہے۔ جس میں بہت سی باتیں قرآن و سنت اور اسلام کی روح کے منافی ہیں۔

احمدی نہ صرف پاکستان میں نہ صرف تمام اسلامی ممالک میں بلکہ تمام دنیا میں اسلامی شریعت کے قانون کا غلبہ چاہتے ہیں۔

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ
ودین الحق لیظهره علی الدین کله

مگر وہ مودودیوں اور احراریوں کی خود ساختہ شریعت کی حمایت نہیں کرنا چاہتے۔

اس ضمن میں اور بھی خطرناک طریق ہے۔ جو انہوں نے اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ لوگوں کو عام طور پر آئینی مطالباتی اشتہار دکھایا جاتا ہے۔ مگر دستخط دھوکے سے ایسے اشتہار پر کرائے جاتے ہیں جس میں ایک نیا نوال مطالبہ احمدیوں کو اقلیت قرار دلانے کا بھی کر رکھا ہے۔ کئی غیر احمدی احباب بھی ان کے اس فریبکارانہ رویہ کے خلاف احتجاج کر چکے ہیں۔ جن احمدیوں نے ان کے فریب میں آکر دستخط کئے ہیں وہ ہمیں لکھیں یا بطور خود حکومت کو اس کی اطلاع کر دیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا جلسۂ تحریک جدید

بعض وجوہ کی بناء پر یوم تحریک جدید کی تقریب پر جلسہ نہ ہو سکا تھا۔ لہذا اب مورخہ ۱۲ر اکتوبر بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ دہلی گیٹ لاہور میں خدام الاحمدیہ لاہور کے ماہوار جلسہ میں تحریک جدید کے مختلف مطالبات پر روشنی ڈالی جائے گی۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں

قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

اشتراکی ممالک ضروری جنگی سامان خرید رہے ہیں

لندن ۱۱ر اکتوبر۔ تازہ ترین اعداد و شمار مظہر ہیں کہ روس اور چین نے اگست کے دوران میں چار گنا زیادہ ربڑ خریدا ہے۔ اگرچہ اشتراکی ممالک میں اسلحہ بندی اور ضروری خام مال کی مانگ کم ہوتی جا رہی ہے۔ مگر چین اس وقت اشتراکیوں نے اہم جنگی مال کی خرید کو بڑھا دیا ہے۔ آہنی پردہ کے ممالک جہاں سے بھی ممکن ہے یہ مال خریدنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگست میں روس اور چین نے ۲۵۰۰ ۱۷ ٹن ربڑ خریدا جبکہ جولائی میں صرف ۲۵۰۰ ٹن ربڑ کی خرید ہوئی تھی۔

اس ماہ قدرتی ربڑ کی پیداوار جولائی کے ۱۵۷۵۰۰ ٹن کے مقابلہ میں ۱۴۲۵۰۰ ٹن ہوئی تھی۔ (اسٹار)

برطانیہ ایٹم بم کا دوسرا تجربہ آئندہ ماہ کرے گا؟

لندن ۱۱ر اکتوبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ حالیہ ایٹمی دھماکے کے انچارج ڈاکٹر ولیم پینی ۵ نومبر کو آسٹریلیا واپس جا رہے ہیں۔ اس اعلان سے یقین پیدا ہو گیا ہے۔ کہ آئندہ ماہ برطانیہ کی طرف سے دوسرے ایٹمی دھماکے کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ جو غالباً پانی کے نیچے ہو گا۔ ڈاکٹر ولیم منگل کو لندن پہنچنے والے ہیں۔ برطانیہ کے ایٹمی تحقیقات کے ڈاکٹر سر جان کراف بھی نومبر کے آغاز میں آسٹریلیا جا رہے ہیں۔ ڈاؤننگ سٹریٹ کی طرف سے یہ تصدیق کرنے سے انکار کر دیا گیا ہے کہ یہ دونوں مزید ایٹمی آزمائش کی نگرانی کریں گے (اسٹار)

سوڈانی مصر کے ساتھ اتحاد کے لئے جدوجہد کریں گے

لندن ۱۱ر اکتوبر۔ لندن میں سوڈان نیشنل فرنٹ کے مشن کی طرف سے دعویٰ کیا گیا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو سوڈان آزادی حاصل کرنے مصر کے ساتھ اتحاد کرنے کی غرض سے ہندوستان کی تقلید کرتے ہوئے ستیہ گرہ اور سول نافرمانی کے حربے استعمال کرے گا۔ یہ وفد آج وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کے سامنے اتحادی پارٹیوں کے عزائم کی وضاحت کرے گا ان کا بیان ہے کہ سوڈان سے اگر تمام غیر ملکی فوجوں اور سول ملازمین کو نکال نہ لیا گیا تو ان کو نکلوانے کے لئے ہر ممکن پُر امن ذریعہ اختیار کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں ضرورت پڑی تو اقوام متحدہ سے اپیل بھی کی جائے گی۔

ایک ترجمان نے بتایا کہ اگر سول نافرمانی اور دیگر پُر امن ذریعے سے کام نہ نکلا تو ہم لڑنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ (اسٹار)

جاپان کی طرف سے مشرق وسطیٰ میں تجارت بڑھانے کی مہم

لندن ۱۱ر اکتوبر۔ جاپانی مشرق وسطیٰ میں اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے مہم جاری کرنے والے ہیں یروشلم کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اسرائیل اور جاپان کے تجارتی مذاکرات کے بعد حیفا کی ایک کمپنی نے اعلان کیا ہے کہ جاپان سے غیر مکمل سامان منگوا کر یہاں مکمل کیا جائے گا۔ اور پھر یہیں سے اس کی برآمد ہو گی۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے مشینیں اور بائیسکل کے پرزے منگوائے جائیں گے۔ کمپنی کا دفتر ٹوکیو میں قائم ہو چکا ہے۔ حیفا میں بھی انتظام کیا جا رہا ہے (اسٹار)

جنرل نجیب کی حکومت سے برطانیہ کا اظہار خیر سگالی

لندن ۱۱ر اکتوبر۔ برطانیہ نے مصر کے رکے ہوئے سٹرلنگ فاضلات میں سے " خیر سگالی " کے جذبہ کے تحت ۵۰ لاکھ سٹرلنگ جاری کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ موجودہ معاہدے کی رقم سے فاضل نہیں ہے۔ بلکہ ۱۵،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ کے ان فاضلات میں سے پیشگی دی جا رہی ہے جو آئندہ سال مصر کو واجب الوصول ہے قاہرہ کی اطلاعات مظہر ہیں کہ اس کے ساتھ ہی درآمدی اجازت نامہ کے ان نئے قواعد میں ترمیم بھی کر دی جائیگی جن کے تحت انگلستان مصری تجارت پر برا اثر پڑنے کا اندیشہ تھا (اسٹار)

فرانس میں ایک اشتراکی سازش کا انکشاف

لندن ۱۱ر اکتوبر۔ پیرس کی اطلاعات نے آج یہ تصدیق کر دی ہے۔ کہ اشتراکیوں کے اس منصوبے کا راز فاش ہو چکا ہے۔ جس کے تحت وہ فرانسیسی فوجیوں کی اخلاقی حالت کو کمزور کرنا چاہتے تھے۔

فرانسیسی پولیس نے جب پیرس میں اشتراکی نوجوانوں کی تنظیم کے دفاتر پر چھاپہ مارا تو انہیں دستاویزات کا ایک بہت بڑا پلندہ دستیاب ہوا۔ ان میں فرانس کی بری، بحری اور فضائی فوج کے ان اشتراکی عہدیداروں اور سپاہیوں کے نام مفصل اور جامع احکام تھے جنہیں جبری بھرتی کے قانون کے تحت بھرتی کیا گیا ہے۔

ان کے علاوہ تمام ملک میں اشتراکی دفاتر پر چھاپے مار کر جن کاغذات کو برآمد کیا گیا۔ ان میں بھی فوجیوں کے نام ہدایات تھیں کہ امریکیوں کے خلاف پروپیگنڈا کیا جائے۔ اور فوج کے مختلف شعبوں میں سیاسی دھڑے بندیاں پیدا کر کے " امن " کی تحریک چلائی جائے۔ (اسٹار)

درخواست دعا

میری بچی نعیمہ بانو فہیم پھیپھڑوں میں کمزوری کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

(خاکسار محمد سعید سلیم " دار التجلید " ۔ لاہور)